

حُبِّ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُبِّ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ أَوْ
بُغْضِ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُغْضِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ

<?xml encoding="UTF-8">



بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ
أَبْغَضَنِي

(حُبِّ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُبِّ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ أَوْ بُغْضِ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُغْضِ مُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ)

۱۰۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ : مَنْ أَحَبَّنِي
وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا : جو مجھ سے محبت کرے
گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی علی رضی اللہ عنہ) اور دونوں کی والدہ (یعنی فاطمہ رضی اللہ
عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے
روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۰۷ : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي، ۵ / ۶۴۱، الحديث رقم : ۳۷۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۷۷، الحديث رقم : ۵۷۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲ / ۷۷، الحديث رقم : ۵۷۶، و أيضاً في ۲ / ۱۶۳، الحديث رقم : ۹۶۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲ / ۴۵، الحديث رقم : ۴۲۱.

۱۰۸. عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ نَالَسَلَمِيٍّ قَالَ (وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ) قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شَكَائِي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَأَى أَبَدَنِي عَيْنَيْهِ يَقُولُ : حَدِّدْ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ يَا عَمْرُو! وَاللَّهِ! لَقَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُؤْذِيكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب حدیبیہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے خلاف کچھ محسوس کرنے لگا، پس جب میں (یمن سے) واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کا اظہار کر دیا یہاں تک کہ یہ بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی پھر ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بڑے غور سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے عمرو! خدا کی قسم تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اذیت دینے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہاں جو علی کو اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۰۸ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۴۸۳، و الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۱، الحديث رقم : ۴۶۱۹، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۲۹، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ۲ / ۵۷۹، الحديث رقم : ۹۸۱. والبخاري في التاريخ الكبير، ۲ / ۳۰۶۰.۳۰۷.

۱۰۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيَّ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي : أَيْسَبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ : مَعَاذَ اللَّهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ! أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا : کیا تمہارے اندر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۰۹ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶ / ۳۲۳، الحديث رقم : ۲۶۷۹۱، والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۰، الحديث رقم : ۴۶۱۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۳۳، الحديث رقم : ۸۴۷۶، و الهيثمي في مجمع

۱۱۰. عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا) لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيًّا لَأَذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا : اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے پھر فرمایا : اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت کا باعث بنتا۔ اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم ۱۱۰ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۲۱، ۱۲۲، الحديث رقم : ۴۶۱۸.

۱۱۱. عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ : حَجَجْتُ وَ أَنَا غُلَامٌ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَإِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ : يَا شَيْبَ بْنَ رُبَيْعٍ، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جَلْفٌ جَافٌ : لَبَّيْكَ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ : أَيْسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ : وَ أَيْ ذَلِكُ! قَالَتْ : فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَقُولُ شَيْئًا نُرِيدُ عَرَضَ هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَتْ : فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

”حضرت ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کے ساتھ حج کیا پس میں مدینہ کے پاس سے گزرا تو میں نے لوگوں کو اکھٹا (کہیں جاتے ہوئے) دیکھا، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ سارے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میں نے ان کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے شیب بن ربیع! ایک روکھے اور سخت مزاج آدمی نے جواب دیا ہاں میری ماں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : کیا تمہارے قبیلہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا : یہ کیسے ہوسکتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کیا حضرت علی بن ابی طالب کو گالی دی جاتی ہے؟ تو اس نے کہا ہم جو بھی کہتے ہیں اس سے ہماری مراد دنیاوی غرض ہوتی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۱۱ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۲۱، الحديث رقم : ۴۶۱۶، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ /

۱۳۰ : رجاله رجال الصحيح، و ابن عساكر في تاريخه، ۴۲ / ۵۳۳. ۴۲ / ۲۶۶، ۲۶۶، ۲۶۷. ۲۶۸، ۵۳۳.

۱۱۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ حَبِيبُكَ حَبِيبِي وَ حَبِيبِي حَبِيبُ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَيَّ شَرْطُ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے“

الحديث رقم ۱۱۲ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۸، الحديث رقم : ۴۶۴۰، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۵ / ۳۲۵، الحديث رقم : ۸۳۲۵.

۱۱۳. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : طَوْبِي لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُو يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔ اس حدیث کو حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم ۱۱۳ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۵، الحديث رقم : ۴۶۵۷ وأبو يعلي في المسند، ۳ / ۱۷۸.۱۷۹، الحديث رقم : ۱۶۰۲، و الطبراني في المعجم الاوسط، ۲ / ۳۳۷، الحديث رقم : ۲۱۵۷.

۱۱۴. عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۱۴ : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶ / ۲۳۹، الحديث رقم : ۶۰۹۷، والبزار في المسند، ۶ / ۴۸۸،

والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۲، والدیلمی فی الفردوس بمأثور الخطاب، ۵ / ۳۱۶، الحدیث رقم : ۸۳۰۴.

۱۱۵. عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تَسُبُّوا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ، وَلَا تَسُبُّوا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ، وَمَنْ سَبَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دو پس بے شک وہ دونوں اولین و آخرین میں سے اذھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور مرسلین کے اور حسن اور حسین کو بھی گالی نہ دو بے شک وہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور علی کو گالی نہ دو پس بے شک جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے اور جو مجھے گالی دیتا ہے وہ اللہ کو گالی دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم ۱۱۵ : أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۴ / ۱۳۱ / ۱۳۲، ۳۰ / ۱۷۸، ۱۷۹.

۱۱۶. عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ : مَنْ آذَى شَعْرَةَ مِنْكَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ جس شخص نے تجھے (اے علی) بال برابر بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔“

الحدیث رقم ۱۱۶ : أخرجه ابن عساكر في تاريخه، ۵۴ / ۳۰۸ : و الهندي في كنز العمال، ۱۲ / ۳۴۹، الحدیث رقم : ۲۵۳۵۱، و نیشابوری فی شرف المصطفیٰ. ۵ / ۵۰۵، الحدیث رقم : ۲۴۸۶.